هٰذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا

اسلام کے ارد تاریخی سلسلے میں سب کے پہلی ... عالم کی مختلف شاخوں میں اپنا نظیر
نہیں رکھتی اور جسکے مطالعہ کیلئے شائق طبیعتیں ایک مدت سے بیچین تھیں

حیات ولی

جس میں

دنیا کے نامور و مشہور فاضل عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی کی تاریخی زندگی کے تمام واقعات کے علاوہ آپکے اجداد عظام اور عظیم الشان خاندان
کے تقریباً ڈھائی سو عزیز ممبروں کی لائف نہایت فصاحت و خوبی کیساتھ ایسی
لطیف عبارت میں لکھی گئی ہے جنپر دو سو سال بلکہ اس سے بہت زیادہ زمانہ سے
تاریخی روشنی چمک رہی ہے

مصنفہ

جناب فاضل اجل و عالم اکمل مولانا مولوی محمد رحیم بخش صاحب خلف اعظم الفاضل عزیز
اللہ راجی الی الرحمت خادم صحیفہ عظام علمائے کبار میرزا جید الغفار مالک فضل المطابع و فضل ...

فضل المطابع واقع دہلی میں بحسن اہتمام چھپی

اس بنا پر شیخ احمد شناوی کے اس حکیمانہ مقولے کے یہ معنی ہوئے کہ مشائخ صوفیہ مین سے جو میری بیعت قبول کرتا ہے اس طریقے کے تمام مشائخ کی برکت حالت زندگی اور حالت موت مین اُس کے شامل حال ہوتی ہے۔ یہ بھی آپ ہی کا پرمغز فقرہ ہے کہ لا یدخل النار من رانی و رای من رانی الی یوم القیامۃ "یعنی جس شخص نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا وہ کبھی دوزخ مین داخل نہوگا"

آپ کا انتقال ۱۰۲۸ھ سنہ ہجری مین ہوا اور موضع بقیع مین دفن ہوئے۔

شیخ احمد قشاشی

شیخ احمد قشاشی شیخ محمد کے فرزند اور شیخ یونس قشاشی کے پوتے ہین جو عبدالنبی کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ شیخ یونس کو عبدالنبی کا لقب پبلک نے اس وجہ سے دیا تھا کہ آپ آدمیون کو اجرت دیکر مسجد مین بٹھاتے اور جناب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھواتے اور قشاشی کے ساتھ ملقب ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ اپنے تئین مخفی اور پوشیدہ رکھنے کی غرض سے قشاشہ فروشی کیا کرتے تھے یعنی دوات پرانی قلمین اور پرانی جوتیان وغیرہ کم قیمت چیزین فروخت کیا کرتے تھے کیونکہ قشاشہ کم قیمت اور پرانے اسباب کو کہتے ہین۔ شیخ احمد قشاشی

شیخ احمد قشاشی علم شریعت اور حقیقت مین امام وقت اور مجتہد عصر تھے جب حقایق سخن مین ذکر چھڑ جاتا تو آپ ہر بات کو آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے مدلل و مبرہن کرتے آپ نے بہت سے مشائخ کی صحبت اٹھائی اور اپنے والد بزرگوار سے خرقہ زیب جسم کیا لیکن حقیقت مین آپ کے کمال نے شیخ احمد شناوی کے ہاتھ پر عروج پایا اور یہی وجہ تھی کہ شیخ احمد قشاشی اپنے تئین شیخ احمد شناوی کی طرف منسوب کرتے اور اس انتساب کو ذریعہ فخر سمجھتے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ احمد قشاشی نے مشائخ صوفیہ کی تلاش مین دور دراز ملکون کا سفر کیا اور ایک عرصہ دراز تک سیاحت مین مصروف رہے لیکن لوٹتے وقت جب جدہ مین پہنچے تو اُنہین ایک واقعہ مین معلوم کرایا گیا کہ شیخ احمد شناوی تکمیل کے مرتبہ پر پہنچ گئے ہین اُن کے ذاتی کمالات معراج کمال پر ترقی کر گئے ہین اور باطنی علوم کا ستارہ بڑے جاہ و جلال کے ساتھ چمک رہا ہے لیکن چونکہ کوئی معنوی فرزند نہین رکھتے مین اسلئے تمہین اپنے فرزندی کے انتساب سے مشہور کرنا چاہتے ہین اب تم جاؤ اور اُنکی خدمت مین چند روزہ زندگی بسر کرو چنانچہ شیخ احمد قشاشی اُسی وقت جدہ سے روانہ ہوگئے اور بہت جلد شناوی کی خدمت مین پہنچے